بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۚ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (جز ۸ رکوع ۵)

ترجمہ: یہ میری سیدھی راہ ہے اسی پر چلے جاؤ اور دوسرے راستوں پر نہ ہو لینا کہ یہ تم کو خدا کے راستے سے بھٹکا کر منتشر کر دینگے یہی ہیں وہ امور جس کا خدا تم کو حکم دیا ہے تا کہ تم پرہیزگار بنجاؤ۔

عقیدۂ شریفہ

رسالہ فرائض وزاد الناجی

من تصنیفاتِ حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ و حضرت سید میرانجیؒ

جن کے تراجم

مولوی سید محمد حیات صاحب مصنف مسدس چودھویں صدی و آئمہ اربعہ و تذکرہ مہدویہ وغیرہ نے مرتب کیا ہے

بغرضِ افادۂ گروہ مہدویہ

بزیرِ اہتمام دار الاشاعت مہدویہ دینی کتاب گھر

غنی میاں محلّہ دائرہ چن پٹن

بروز جمعہ بتاریخ ۱۴ جمادی المنور ۱۴۳۶ھ م 6 مارچ 2015ء

فون نمبر 9986877864

e-mail: darulisha_at@yahoo.in

ترجمہ ام العقاید یعنی عقیدۂ شریفہ من تصنیف حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ خلیفہ و دامادِ حضرت مہدی موعود علیہ السلام

قال الامام المہدی صلی اللہ علیہ وسلم علمت من اللہ بلا واسطةٍ جدیداً الیوم. قل انی عبداللہ تابعِ محمد رسول اللہؐ محمد مہدی آخر الزماں وارث النبی الرحمن عالم العلم الکتابِ والایمان مبین الحقیقةِ والشریعت والرضوان۔

ترجمہ: فرمایا امام مہدی علیہ وسلم صلی اللہ نے کہ میں بلا واسطہ (بمقام طریقت) اللہ تعالیٰ سے ہر روز تازہ تعلیم پاتا ہوں (چنانچہ فرمان باری ہوتا ہے کہ) کہو کہ میں خدا کا بندہ ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع (بمقام شریعت) ہوں۔ محمدؐ مہدیِ آخر الزماں اور پیغمبرِ خدا کا وارث۔ جاننے والا، علمِ قرآن و ایمان کا بیان کرنے والا، احکامِ حقیقت و شریعت و خوشنودیِ حق کا۔

المقصود بندہ سید خوندمیر بن موسیٰ عرف چھجو ایں احکامِ از زبان سید محمدؐ مہدیؑ شنیدہ است و او فرمودہ است ہر حکمِ کہ بیان میکنم از خدا او بہ امر خدا بیان میکنم ہر کہ ازیں احکام یک حرف را منکر شود او عنداللہ ماخوذ گردد۔ واو ذاتِ خویش را بامر خدا بمہدیت اظہار کرد و بر ثبوتِ مہدیت حجت از خدا و از کلامِ خدا و بموافقتِ رسولؐ بیاورد۔

المقصود بندہ سید خوندمیر بن موسیٰ عرف چھجو نے ان احکام کو حضرت سید محمدؐ مہدیؑ کی زبان سے سنا ہے۔ اور آپؑ نے فرمایا کہ جو حکم کہ میں بیان کرتا ہوں خدا سے (یعنی معلوماتِ حضورِ خدا سے) اور خدا کے حکم سے بیان کرتا ہوں۔ جو شخص کہ ان احکام سے ایک حرف کا منکر ہو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس ماخوذ ہوگا۔ اور آپؑ نے خدا کے حکم سے اپنی ذات کے مہدی ہونے کا اظہار کیا اور اپنی مہدیت کے ثبوت میں خدا اور کلامِ خدا اور موافقتِ رسولؐ سے حجت فرمایا۔

كقوله تعالىٰ افمن كا ن علىٰ بيّنة ٍ من ربه و يتلوه شاهد منه و من قبله كِتٰبُ موسىٰ اماما و رحمة اولئک یومنون به و من یکفر به من الاحزاب فالنار موعده فلا تک فی مریة منه انه الحق من ربک ولکنّ اکثر الناس لایومنون۔ (جز ۱۲ رکوع ۱)

وشل این آیت دیگر آیت ہا بسیار مشہور اند و فرمود ہر کہ از مہدیتِ این ذات منکر شود او از خدا و از کلامِ خدا و از رسولؐ وی منکر باشد۔ و فرمود این احکام در خلق اظہار کردن مامور گشتیم۔ و کسے کہ با احادیث وی را پیش حجت آمد فرمود کہ در احادیث اختلاف بسیار است این صحیح شدن مشکل است ہر حدیث کہ موافق با کتابِ خدا و حالِ این بندہ باشد آن صحیح است چنانچہ مصطفیؐ فرمودہ است۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تو کیا جو شخص کہ اپنے خدا کے کھلے راستہ پر ہو اور اس کے ساتھ ایک گواہ (یعنی قرآن) ہو اور قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب ہو جو رہنما اور رحمت ہے اور یہ سب (یعنی بینہ۔ قرآن۔ کتابِ موسیٰ) اس کی تصدیق کرتے ہوں اور فرقوں میں سے جو اس سے منکر ہوں ان کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے تو تُو اس کی طرف سے شک میں نہ رہنا کہ وہ برحق ہے تیرے رب کی طرف سے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

اور اس آیت کے مانند اور بہت سی آیتیں مشہور ہیں۔ اور (مہدیؑ نے) فرمایا کہ جو کوئی اس ذات کی مہدیت کا منکر ہو وہ خدا و کلامِ خدا اور اسکے رسول کا منکر ہوگا۔ اور فرمایا کہ ان احکام کو (جو ان اوراق میں مذکور ہیں) خلق پر ظاہر کرنے کے لئے ہم مامور ہوئے ہیں۔ اور جس نے کہ احادیثِ نبویہ کو حجت گردانا تو (جواباً) فرمایا کہ احادیث میں اختلاف بہت ہے انکی تصحیح مشکل ہے جو حدیث کہ خدا کی کتاب اور اس بندے کے حال سے موافق ہو وہ صحیح ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ۔

ستکثر لکم الاحادیث من بعدی فاعرضوا علیٰ کِتٰبِ اللّٰہِ فَاِنْ وافقوافا قبلوا و الاّ فردّوا.

واو بعضے احادیث را بیانِ ہم فرمود آن خلاف عقیدہ وفہمِ ایشاں آمد۔ وآن کساں کہ این حدیث را پیش حجت آوردند کہ یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملیت جوراً و ظلماً۔ یعنی ہمہ عالم مہدی را ایمان آرند واطاعت کنند جواب فرمودند کہ ہمہ مومناں ایمان آوردند واطاعت کردند۔ درحق گرویدگان این آیت فرمود۔

قولہ تعالیٰ۔ فالذین ھاجروا و اخرجوا من دیارھم و اوذوا فی سبیلی و قتلوا و قُتِلوا (جزء۴ رکوع۱) آل عمران: ۱۹۵
(2)

میرے بعد قریب میں تمہارے لئے حدیثیں بہت ہونگی پس تم ان کو کتاب اللہ پر پیش کروا گر موافق ہوں تو قبول کرو ورنہ رد کردو۔

اور آپؑ نے بعض احادیث بھی بیان فرمائے۔ وہ انکی (یعنی متکلمین و مجتہدین کی) سمجھ اور عقیدے کے خلاف ہوئے۔ اور جن لوگوں نے کہ (حضرتؑ کے آگے) اس حدیث سے حجت کی کہ (مہدیؑ) زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا جیسا کہ وہ جور و ظلم سے بھری ہوئی تھی یعنی تمام عالم مہدیؑ پر ایمان لائیگا اور اطاعت کریگا جواباً ارشاد فرمایا کہ تمام مومن (ازلی) ایمان لائے اور اطاعت کئے اور پیروؤں کے حق میں یہ آیت ارشاد فرمایا۔

پس جو لوگ کہ (خدا کی راہ میں) ہجرت کئے اور اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے قتل کئے (کافروں کو خدا کی راہ میں) اور مارے گئے

واین صفت ہا کہ درین آیت مذکوراست درحق مہدویاں داشت وفرمود کہ این علامات در ایشاں موجودشدمگر یک صفتِ کارزار ماندہ است ۔آں رابہ مشیتِ حق تعالی داشت ۔ ہر کہ موافق این آیت باشداواز جملہء مہدویاں باشدوہر کہ مہدیؑ راقبول کردہ است واز ہجرت وصحبتِ وی باز ماندہ است اوراحکمِ منافقی بدین آیت کرد۔

اور یہ صفتیں جو کہ اس آیت میں مذکور ہیں مہدویوں کے حق میں مخصوص فرمایا اور ارشاد ہوا کہ یہ علامتیں ان میں موجود ہونگیں مگر ایک کارزار کی صفت باقی ہے اس کو مشیتِ الٰہی پر محمول فرمایا جس کا حال اس آیت کے موافق ہو وہ مہدویوں سے ہے اور جو شخص کہ مہدیؑ کو قبول کیا ہے اور ہجرت وصحبت سے باز رہا ہے اس کو اس آیت کی روح سے منافقی کا حکم فرمایا۔

قولہ تعالیٰ ۔ لا یستوی القاعدون من المومنین غیر اولی الضرر و المجاھدون فی سبیل الله باموالھم و انفسھم فضل الله المُجٰھدین باموالھم وانفسھم علی القٰعدین درجۃً ط و کلّا وعد الله الحسنیٰ ط و فضل الله المُجٰھدین علی القٰعدین اجراً عظیماً درجٰت منه و مغفرۃ و رحمۃ ط و کان الله غفورا رحیماً

(جز۵رکوع۹) النساء : ۹۵,۹۶

جن مومنوں کو معذوری نہیں اور وہ بیٹھے رہے ان لوگوں کے برابر نہیں جو اپنے مال وجان سے خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں۔اللہ نے مال وجان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں (معذروں) پر درجہ کے اعتبار سے فضیلت دی ہے۔اور خدا کا وعدۂ نیک تو سب ہی سے ہے اور اللہ نے ثوابِ عظیم کے اعتبار سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں (غیر معذروں) پر بڑی برتری دی ہے مدارج ہیں خدا کے ہاں سے اور اس کی بخشش اور مہر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(3)

درحق تائبان فرمود:۔

قولہٗ تعالیٰ الیٰ الذین تابوا و اصلحوا واعتصموا باللہ و اخلصوا دینھم للہ فاولٰئک مع المومنین و سوف یوءت اللہ المومنین اجراً عظیماً (جز۵ رکوع ۱۸)

ونیز فرمود کہ پیش این بندہ تصحیح میشود ہر کہ این جا مقبول شد او نزد خدا مقبول است ۔ و ہر کہ پیش این ذات صحیح نشد او عند اللہ مردود است و نیز فرمودہ است کہ بدنبال منکران مہدیؑ نماز نہ گذارند اگر گذاردہ باشید بگردانید۔ و نیز فرمودہ است ہر حکم و بیان کہ در تفاسیر جز آن مخالفِ بیان این بندہ باشد آن صحیح نیست و ہر اعمال و بیان کہ از این بندہ است از تعلیم خدا است و از اتباع مصطفیٰؐ است۔

ونیز فرمودہ است کہ ما بہ ہیچ مذہب مقید نہ ایم و اگر کسے خواہد کہ صدق ما را معلوم کند باید کہ از کلام خدا و از اتباعِ رسول اللہؐ در احوال و اعمال ما بجوید وفہم کند۔

تائبین کے حق میں فرمایا

قولہٗ تعالیٰ مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی حالت درست کر لی اور اللہ کا سہارا پکڑا اور اپنے دین کو خدا کے واسطے خالص کر لیا تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہونگے اور اللہ مومنوں کو بڑے اجر دیگا۔

اور نیز یہ فرمایا ہے کہ اس بندے کے آگے تصحیح ہوتی ہے جو یہاں مقبول ہوا وہ خدا کے پاس مقبول ہے اور جو میرے پاس صحیح نہ ہوا وہ خدا کے پاس مردود ہے۔ اور نیز فرمایا ہے کہ منکران مہدیؑ کے پیچھے نماز مت پڑھو اگر پڑھی جائے تو (پھر) لوٹا کر پڑھو۔ اور نیز فرمایا ہے کہ جو حکم و بیان کہ تفاسیر یا غیر تفاسیر میں اس بندے کے بیان کے مخالف پایا جائے وہ صحیح نہیں ہے۔ اور جو اعمال و بیان کہ بندے کا ہے وہ خدا کی تعلیم اور مصطفیٰ کی اتباع کے موافق ہے۔ اور نیز فرمایا ہے کہ ہم مذہب مقید نہیں رکھتے ہیں اور اگر کوئی ہمارے صدق کو معلوم کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ بذریعۂ کلام خدا اور اتباع رسول اللہؐ ہمارے احوال و اعمال پر غور کرے اور سمجھے۔

کما قال سبحانه و تعالیٰ قل هذه سبیله ادعوا الی الله علیٰ بصیرة انا و من اتبعنی (جز۱۳ ارکوع ۵)

ونیز فرمودہ است حق تعالیٰ کہ مارا فرستادہ است مخصوص برائے آنست کہ آن احکام و بیان کہ تعلق بولایتِ محمدیؐ دارد بواسطۂ مہدیؑ ظاہر شود۔ ونیز فرمود قولہ تعالیٰ ثم ان علینا بیانه ایں بیان بزبانِ مہدیؑ شود۔ ونیز فرمودہ است کہ خدائے رابچشمِ سر دردارِ دنیا دیدنی است باید دید وبرویت، حق تعالیٰ خود ہم گواہی داد بہ امر خداو بحجتِ مصطفےٰؐ ونیز حکم کردہ است کہ بر ہر یکے مرد وزن طلبِ دیدارِ خدا فرض است تا آنکہ بچشمِ سر یا بچشمِ دل یا درخواب خدائے رانہ بیند مومن نباشد مگر طالبِ صادق کہ روی دلِ خود را از غیرِ حق گردانیدہ است۔ وروی دلِ خود را بسوئے مولیٰ آوردہ است۔ وہموارہ مشغول بخداست واز دنیا وخلق عزلت گرفتہ است و ہمت ازخود وبیرون آمدن میکند ایں چنیں کس راہم حکم بہ ایماں کرد۔ ونیز فرمودہ است کہ ایمان ذاتِ خداست۔

ترجمہ: جیسا کہ فرمایا خدائے پاک و برتر نے کہو اے محمدؐ کہ یہ میری راہ ہے۔ بلاتا ہوں (خلق کو) خدائے تعالیٰ کی طرف میں اور وہ جو میرا تابع (تام) ہے۔

اور نیز فرمایا کہ حق تعالیٰ ہم کو مخصوص اس لئے بھیجا ہے کہ اُن احکام و بیان کو جو ولایتِ محمدیؐ سے تعلق رکھتے ہیں بواسطہء مہدیؑ ظاہر ہوں۔ اور نیز فرمانِ خدا ''پھر تحقیق کہ ہم پر ہے بیان اُس کا'' ( ) فرمایا کہ یہ بیان مہدیؑ کی زبان سے ہوتا ہے اور نیز فرمایا ہے کہ خدا کو چشمِ سر سے دنیا میں دیکھنا (ضروری) ہے دیکھنا چاہیئے۔ اور خدا کہ حکم اور مصطفےٰؐ کی حجت سے خود بھی رویتِ خدا کی گواہی دی۔ اور نیز حکم دیا کہ ہر ایک مرد اور عورت پر خدا کے دیدار کی طلب فرض ہے۔ جبتک کہ سر کی آنکھ سے یا دل کی آنکھ سے یا خواب میں خدا کو نہ دیکھے گا مومن نہ ہوگا۔ مگر جو طالب صادق کہ اپنے روئے دل کو غیرِ حق سے پھیر کر حق کی طرف لایا ہے اور ہمیشہ خدا کے ساتھ مشغول ہے اور دنیا و خلق سے عزلت یعنی علحدگی اختیار کیا ہے اور اپنے سے باہر آنے کی ہمت کرتا ہے ایسے شخص پر بھی ایمان کا حکم فرمایا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ایمان خدا کی ذات ہے (یعنی جب تک خدا کو نہ پائے ایمان کو نہیں پاسکتا)۔

و دیگر بعضے آیات مخالفِ عقیدۂ مجتہداں و مفسراں بیان کرد

چنانچہ در حصرِ ایمان

قال اللّٰہ تعالیٰ انما المومنون الذین اِذا ذکر اللّٰہ و جلت قلوبھم و اذا تلیت علیھم ایتہ زادتھم ایماناً وعلیٰ ربھم یتوکلون الذین یقیمون الصلوٰۃ و ممارزقنٰھم ینفقون ہ اولئک ھم المومنون حقا

(جز۹ رکوع ۱۴) انفال: ۲،۳،۴ (7)

وطالبے کہ صفات وی بالا مذکور است حکم او ہمیں داشت۔

جاودانی در دوزخ بدیں آیت حکم کرد۔

اور دیگر یہ کہ (حضرت مہدیؑ نے) مجتہدوں اور مفسروں کے عقیدے کے خلاف بعض آیتیں بیان کی ہیں۔

چنانچہ حصرِ ایمان میں

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ وہی لوگ ایمان والے ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں۔ اور جب آیاتِ الٰہی اُن کو پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔ اور ہم نے جو ان کو روزی دی ہے اس میں سے (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں، یہی ہیں سچے ایماندار۔

(انفال: ۲،۳،۴)

ترجمہ: اور وہ طالبِ صادق کہ جس کی نسبت یہ صفات ذکر کیے گئے ہیں اس (آیت سے) حکم (ایمان) میں داخل ہے۔

ترجمہ: اور دوزخ میں ہمیشہ رہنے کی نسبت اس آیت سے حکم فرمایا۔

قوله تعالیٰ بلیٰ من کسب سیئةً
واحاطت به خطیئته فاولئک اصحاب
النار هم فیها خالدون (جزا رکوع ۸)
(8) البقرة : ۸۱
ودیگر قوله تعالیٰ ومن یقتل مومناً
متعمداً فجزاءُہٗ جهنم خالداً فیها و
غضب اللّٰه علیه و لعنهٗ و اعداله
عذاباً عظیما (جز۵ رکوع ۹)
(۹) النساء: ۹۳

ووعدہ در دوزخ۔ قوله تعالیٰ من کا ن
یرید العاجلة عجلنا له فیها ما نشاء
لمن نرید ثم جعلنا له جهنم یصلها
مذموماً مدحوراً (جز۱۵ رکوع ۲)
بنی اسرائیل : ۱۸
(۱۵)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے
ترجمہ: جس نے کمایا گناہ اور اُسکو اس کے گناہ
نے گھیر لیا سو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں وہ ہمیشہ
دوزخ ہی میں رہینگے۔ (البقرہ : ۸۱)

قال اللہ تعالیٰ
ترجمہ: اور دیگر فرمانِ باری ہے کہ جو شخص کہ مومن کو
قصداً مارڈالے تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ
ہمیشہ رہیگا۔ اُس پر اللہ کا غضب (نازل) ہوگا اور
اُسپر خدا کی لعنت ہوگی اور اُس کے لئے بڑا عذاب
تیار رکھا ہے۔ (النساء : ۹۳)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے:
ترجمہ: اور وعدۂ دوزخ (باارادۂ دنیا اس آیت
کی جہت سے فرمایا) قولہ تعالیٰ جو شخص دنیا کا
طالب ہو تو ہم جسے چاہتے ہیں اور جس قدر
چاہتے ہیں اس (دنیا میں) اُس کو شتاب دیتے
ہیں اور پھر ہم نے اس کے لئے دوزخ ٹھہرا رکھی
ہے جس میں وہ برے حالوں راندۂ (درگاہِ خدا)
ہو کر داخل ہوگا۔ (بنی اسرائیل : ۱۸)

وورترکِ حیاتِ دنیا۔ قولہ تعالیٰ من عمل صالحاً من ذکرٍ او انثیٰ و ھو مومن فلنحیینہ حیوٰۃً طیبۃ (جز۱۴ رکوع ۱۸) النحل : ۹۷

(11)

ترجمہ: اورترکِ حیاتِ دنیا کی نسبت فرمایا قولہ تعالیٰ جوشخص نیک عمل (یعنی ترکِ حیاتِ دنیا) کریگا، مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہم اُس کی زندگی (دنیا میں بھی) اچھی طرح بسر کرائینگے اور ان کو (عقبیٰ میں بھی) ان کے بہترین اعمال کا ضرور صلہ دینگے۔

وودر پرہیزیدنِ عن ماسوی اللہ۔ قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنو اتقوا اللہ و لتنظر نفس ما قدمت لغد (جز۲۸ رکوع ۵) الحشر : ۱۸

(12)

ترجمہ: اور ماسوی اللہ سے پرہیز کرنے کی نست (فرمایا) قولہ تعالیٰ اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص غور کرتا رہے کہ کل (قیامت) کے لئے اس نے کیا بھیجا ہے۔

وودر دوامِ ذکر۔ قولہ تعالیٰ فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاماو قعوداو علیٰ جنوبکم فاذا اطمأننتم فاقیمو الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ کانت علیٰ المومنین کتاباموقوتاً (جز۵ رکوع ۱۱) النساء : ۱۰۳

(13)

ترجمہ: اور ذکر دوام کی نسبت (فرمایا) قولہ تعالیٰ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جب تم نماز پوری کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اللہ کے ذکر میں لگے رہو اور پھر جب مطمئن ہو جاؤ تو نماز پڑھو کیونکہ مسلمانوں پر نماز بقیدِ وقت فرض ہے۔

(النساء : ۱۰۳)

ای طالبانِ حق کہ مہدیؑ راگرویدہ اید معلوم باداین احکام کہ مذکوراند از اول تا آخرِ وقتِ رحلتِ آں ذات مادام کہ ایں بندہ در صحبتِ وی بود در ہیچ حکمے ازیں احکام تفاوت نیافتیم و برآں جملہ اعتقاد و ایمان داریم ہر کہ در بیانِ وی چیزے تاویل یا تحویل کند او مخالفِ بیانِ آں ذات باشد۔

ترجمہ: ای طالبانِ حق جو مہدیؑ کے شیدائی ہو تم کو معلوم ہو کہ یہ احکام جو (ان اوراق میں) مذکور ہیں مہدیؑ کی اولِ ملاقات سے آپؑ کی رحلت تک بندہ ہمیشہ آپؑ کی صحبت میں رہا۔ ہم ان احکام سے کسی حکم میں تفاوت نہیں پائے اور ان تمام احکام پر اعتقاد و ایمان رکھتے ہیں۔ جو شخص کہ بیانِ مہدیؑ میں کوئی تاویل یا تحویل کرے وہ مخالفِ بیانِ مہدیؑ ہوگا۔

تمت